سوال

جلسہ استراحت کی تحقیق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا جلسہ استراحت صحیح حدیث سے ثابت ہے ؟ کتنی احادیث ملتی ہے اس عمل کے متعلق ؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جلسہ استراحت مسنون ومشروع عمل ہے۔ اس عمل کی مشروعیت پر درج ذیل احادیث دال ہیں۔

1۔ مالک بن حویرث سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو نماز ادا کرتے دیکھا، چنانچہ

’’فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا‘‘

جب آپ ﷺ طاق (پہلی یا تیسری) رکعت میں ہوتے تو اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک برابر نہ بیٹھتے۔ (صحیح بخاری: 823، سنن ابوداود: 844، جامع ترمذی: 287)۔

فقہ الحدیث

1۔ امام شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث دلیل ہے کہ پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد اور دوسری اور تیسری رکعت کے لیے اٹھنے سے قبل جلسہ استراحت مشروع فعل ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ اور بعض محدثین بھی اسی موقف کے قائل ہیں۔ (نیل الاوطار: 2/270)۔

2۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں اس حدیث پر یہ باب

''باب من استوی قاعدافی وتر من صلاتہ ثم نھض''

(اس شخص کا بیان جو نماز کی طاق (پہلی اور تیسری) رکعت میں (دوسرے سجدہ کے بعد) برابر بیٹھ کر پھر کھڑا ہوتا ہے) قائم کر کے جلسہ استراحت کی مشروعیت پر استدلال کیا ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مذکورہ حدیث کی ترجمۃ الباب سے مطابقت بالکل واضح ہے نیز حدیث الباب میں جلسہ استراحت کے مشروع ہونے کا بیان اور امام شافعی رحمہ اللہ اور محدثین کی ایک جماعت کا بھی یہی مذہب ہے۔ (فتح الباری: 3/384)۔

3۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (غلط نماز ادا کرنے والے سے) کہا:

''ثم ارفع حتی تطمئن جالسا''

پھر (دوسرے سجدے سے سر) اٹھا اور مطمئن ہو کر بیٹھ۔ (صحیح بخاری: 6252)

اس حدیث میں جلسہ استراحت کی تاکید بیان ہوئی ہے، جو کم از کم استحباب کی دلیل ہے۔

4۔ ابوحمید ساعدی سے مروی معروف روایت، جس میں انہوں نے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی موجودگی میں نبوی طریقے کے مطابق نماز ادا کی اور حاضرین مجلس نے ان کے طریقہ نماز کی تصدیق کی۔ اس روایت کے آخر میں جلسہ استراحت کا بیان ہے، چنانچہ وہ بیان کرتے ہیں۔

''ثم یھوي الی الارض فیجافی یدیہ عن جنبیہ ثم یرفع راسہ و یثنی رجلہ الیسری فیقعد علیھا و یفتخ اصابع رجلیہ اذا سجد ثم یسجد ثم یقول اللہ اکبر ویرفع راسہ و یثنی رجلہ الیسری فیقعد علیھا حتی یرجع کل عظم الی موضعہ''

پھر آپ ﷺ سجدہ کے لیے زمین کی طرف جھکتے اور دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھتے پھر آپ اپنا سر اٹھاتے بائیں پاؤں کو موڑتے اور اس پر بیٹھتے۔ آپ ﷺ سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں کھولا کرتے تھے۔ پھر آپ سجدہ کرتے اس کے بعد اللہ اکبر کہتے سجدہ سے سر اٹھاتے اور اپنے بائیں پاؤں کو موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آتی۔ (سنن ابوداود: 730، جامع ترمذی: 304، سنن ابن ماجہ: 1061)۔ اسنادہ صحیح

درج بالا دلائل اس بات کی دلیل ہیں کہ جلسہ استراحت مسنون فعل ہے اور اسے خلاف سنت گردا ننا قطعا درست نہیں۔

وباللہ التوفیق

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ